رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحتیں



مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

باہتمام : محمد مشتاق قاسمی

طبع جدید : ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ، اپریل 2010ء

مطبع : احمد برادرز پرنٹرز کراچی۔

ناشر : مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

فون : (021) 35031565, 35031566

ویب سائٹ : www.onlineshariah.com
www.quranicpublishers.com

ای میل : info@quranicpublishers.com

ملنے کے پتے:

- مکتبہ معارف القرآن کراچی
فون: 35031565, 35031566

- ادارۃ المعارف کراچی
فون: 35032020 - 35049733

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ، اَمَّا بَعْدُ:

پیشِ نظر اوراق میں احقر نے سرورِ عالم، مصلحِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے ارشادات جمع کئے ہیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشفقانہ اور ناصحانہ انداز سے کسی عمل کا حکم دیا ہو، یا کسی عمل سے روکا۔ اس سلسلے میں ان احادیثِ مقدسہ کو خاص طور پر تلاش کر کے لکھا ہے جو کسی صحابیؓ کے سوال کرنے پر بطورِ وصیت و نصیحت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کلماتِ جامعہ ارشاد فرمائے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بخود کسی صحابیؓ کو اہتمام کے ساتھ کسی بات کی خصوصی نصیحت فرمائی۔

اسی مناسبت سے اس مجموعے کا نام "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحتیں" تجویز کیا ہے، عوام کے سمجھانے کے خیال سے لفظی ترجمے کی رعایت نہیں کی بلکہ ہر حدیث کا بامحاورہ ترجمہ کر دیا ہے۔

چونکہ ان احادیث میں بہت سی حدیثیں ایسی ہیں کہ ایک ہی حدیث میں کئی نصیحتیں مذکور ہیں، اس لئے یہ مختصر سا مجموعہ کئی سو مواعظ تجویہ علی صاحبہا

الصلوٰۃ والتحیہ کا اصول ذخیرہ بن گیا ہے۔ اگرچہ اس رسالے کی ضخامت زیادہ نہیں، ایک مشاق پڑھنے والا گھنٹہ بھر میں اسے ختم کرسکتا ہے، لیکن اگر کوئی شخص اس ارادے سے اسے پڑھے کہ ہر نصیحت پر عمل بھی کروں گا، تو ان شاء اللہ تعالیٰ پوری عمر اس کے پڑھنے اور عمل کرنے میں خرچ ہو جائے گی۔

احادیث مقدسہ کے اس مجموعے سے کھانے پینے، کسی کے یہاں آنے جانے، پیشاب پاخانہ کرنے، راستوں پر گزرنے، راستوں میں بیٹھنے، سلام کرنے، رات کو سونے، بچوں کو علم و ادب سے آراستہ کرنے اور زندگی کے دوسرے شعبوں کے طریقے اور آداب بھی معلوم ہوں گے، اور یقین ہو جائے گا کہ جن باتوں کو ہم معمولی سمجھتے ہیں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس اہمیت کے ساتھ ان کو بیان فرمایا ہے۔

اصلاحِ باطن کے سلسلے میں بھی بہت سی احادیث اس مجموعے کے ضمن میں آگئی ہیں، اس لئے اصلاحِ ظاہری کے لئے ہی نہیں ہے، بلکہ اصلاحِ باطن کے لئے بھی ان شاء اللہ تعالیٰ اس مجموعے کا مطالعہ بے حد مفید ہوگا، اس کا بار بار پڑھنا اور سننا، دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی بقا کی طرف متوجہ کرنے میں ان شاء اللہ تعالیٰ معاون ہوگا۔ اصحابِ سلوک، مشائخِ طریقت کے نصائح پڑھا کرتے ہیں، لیکن اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جو اجر اور جو وزن فخر الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں ہے وہ کسی دوسرے شخص کے اقوال میں نہیں ہوسکتا۔ مشائخِ طریقت، مریدوں کی اصلاح کے لئے ان نصائحِ نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کے مطالعے کا اہتمام

کرائیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ بہت زیادہ مفید اور موثر پائیں گے۔ نیز مکاتب دینیہ اور اسکولوں کے طلبہ اور طالبات کو ان احادیث کا حفظ کرادینا دینی تربیت میں ان شاء اللہ تعالیٰ بہت معاون ہوگا۔

اللہ جل شانہٗ سے دعا ہے کہ اس رسالے کو قبول فرمائے اور مجھے اور ہر اس شخص کو جو اس کا مطالعہ کرے، عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ احقر کو اور احقر کے والدین اور مشائخ کو اپنی دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔

العبد الفقیر
محمد عاشق الٰہی بلندشہری
عفا اللہ عنہ
یکم ذیقعدہ ۱۴۲۰ھ
مدینہ منورہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

① حضرت معاذ بن جبل[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس باتوں کی وصیت فرمائی: ۱- اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنا، اگرچہ تو قتل کردیا جائے اور تجھے جلادیا جائے، ۲- اور اپنے ماں باپ کی نافرمانی ہرگز نہ کرنا، اگرچہ تجھے حکم دیں کہ اپنے گھر والوں کو اور مال و دولت کو چھوڑ کر نکل جا، ۳- فرض نماز ہرگز قصداً نہ چھوڑ، کیونکہ جس نے قصداً فرض نماز چھوڑ دی اس سے اللہ کا ذمہ بری ہوگیا۔ ۴- شراب ہرگز مت پی، کیونکہ وہ بے حیائی کی جڑ ہے، ۵- گناہ سے بچ، کیونکہ گناہ کی وجہ سے اللہ کی ناراضگی نازل ہوتی ہے، ۶- میدانِ جہاد سے مت بھاگ، اگرچہ (دوسرے) لوگ (تیرے ساتھی) ہلاک ہوجائیں، ۷- جب لوگوں میں (وبائی) موت پھیل جائے اور تو وہاں موجود ہو تو وہاں جم کر رہنا (اس جگہ کو چھوڑ کر مت جانا)، ۸- اور جن کا خرچ تجھ پر لازم ہے (بیوی بچے وغیرہ) ان پر اپنا اچھا مال خرچ کرنا، ۹- اوران کو ادب سکھانے کے پیشِ نظر ان سے اپنی لاٹھی ہٹا کر مت رکھنا،

---

(۱) فی المشکوٰۃ عن معاذ من غیر التسب واخرجہ الامام احمد فی المسند ج:۵ ص:۲۳۲، فی مسند معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۱۰- اور ان کو (اللہ کے احکام و قوانین) کے بارے میں ڈراتے رہنا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۸، از مسند احمد)

یہ جو ارشاد فرمایا کہ ماں باپ کو ہرگز نہ ستا، اگرچہ تجھے حکم دیں کہ اپنے گھر والوں کو اور مال و دولت کو چھوڑ کر نکل جا، یہ اولاد کو خطاب ہے جو انتہائی فرماں برداری کی ترغیب دینے کے لئے ارشاد فرمایا ہے، آگے ماں باپ سوچ سمجھ سے کام لیں اور کوئی ظالمانہ حکم صادر نہ کریں، اور خود غور کر لیں کہ کس حکم کا انجام کیا ہوگا؟ اور خود اسے اور اس کے بیوی بچے کو ہمارا حکم ماننے سے کیا تکلیف پہنچے گی؟

اور یہ جو ارشاد فرمایا کہ جب کسی وبا کی جگہ لوگ مرنے لگیں تو وہاں جم کر رہنا، اس میں مصلحت یہ ہے کہ عام وبا دیکھ کر لوگ بھاگ جائیں گے تو مرنے والوں کا کفن دفن کون کرے گا؟ نیز اس میں تقدیر پر ایمان کا مظاہرہ بھی ہے کہ جو تقدیر میں ہے ہو کر رہے گا، وبا کی جگہ سے بھاگ جانا موت سے بچانے والا نہیں۔ آخری تین نصیحتیں اہل وعیال سے متعلق ہیں، ان کا مطلب یہ ہے کہ گھر والوں پر عمدہ اور حلال مال خرچ کرو، ان کے آرام و راحت کا خیال رکھو، لیکن ان کو تختی کے ساتھ ڈانٹتے ڈپٹتے بھی رہو تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں سے غافل نہ ہونے پائیں، اور نرمی کی وجہ سے بے ادب نہ بن جائیں۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا مونڈھا پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ دنیا میں اس طرح رہ جیسے کوئی شخص سفر میں کسی جگہ ٹھہر جاتا ہے، بلکہ (اس سے بھی زیادہ دنیا کو بے ثبات سمجھ

اور) ایسا رہو جیسے راستہ چلنے والا مسافر ہو۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے توضیح کرتے ہوئے فرمایا کہ جب شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کر، اور جب صبح ہو تو شام کا انتظار نہ کر، اور بیمار ہونے سے پہلے تندرستی کو غنیمت جان کر اچھے عمل کرلے، اور مرنے سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھ کر اچھے اعمال میں لگادے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۱۳۹)

دوسری روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اپنے کو مُردوں میں شمار کر۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۱۳۹)

مُردوں میں شمار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ موت کو اس قدر قریب سمجھ کہ ہر وقت یہ خیال رہے کہ اب موت آئی، اب موت آئی، اور جہاں تک ہوسکے نیک کام کرتا رہ، اور زندگی کو آخرت کے کاموں میں لگائے جا، خبر نہیں موت کب آجائے؟

③ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اسلام کی چیزیں تو بہت ہیں جن کی ذمہ داری بھی مجھ پر بہت ہے، لہٰذا آپ مجھ کو ایک ایسی چیز بتادیجئے کہ میں اس میں لگا رہوں (جو میری نجات اور رفع درجات کے لئے کافی ہو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری زبان ہمیشہ خدا کی یاد میں تر رہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۱۹۸، از ترمذی)

④ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ

مجھے نصیحت فرمائیں اور مختصر ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو تو ایسی نماز پڑھ جیسے تو سب چیزوں کو چھوڑ چکا اور ایسی گفتگو نہ کر جس کی کل کو عذر خواہی کرنی پڑے، اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے ناامید ہو جا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳۵، از احمد)

⑤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو مجھ سے یہ باتیں (جو میں بتانا چاہتا ہوں) حاصل کرے پھر ان پر خود عمل کرے یا کسی ایسے شخص کو بتادے جو ان پر عمل کرے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ایسا کروں گا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں (پانچوں انگلیوں پر) گنائیں:-

۱- حرام چیز سے بچ تو سب سے زیادہ عابد ہوگا۔

۲- جو کچھ اللہ نے تجھے دیا ہے اس پر راضی رہ تو سب سے زیادہ مالدار ہوگا۔

۳- اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کر تو مؤمن ہوگا۔

۴- لوگوں کے لئے وہ پسند کر جو اپنے لئے پسند کرتا ہے تو مسلم ہوگا۔

۵- زیادہ نہ ہنس کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کردیتی ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۴۰، از احمد و ترمذی)

یعنی جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ زیادہ ہنسنے سے دل کھل جاتا ہے، وہ غلط سمجھتے ہیں۔

⑥ حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں

سے پہلے غنیمت سمجھو:-

۱- جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، ۲- تندرستی کو بیماری سے پہلے، ۳- مال داری کو تنگ دست ہو جانے سے پہلے، ۴- فرصت کو مشغولیت سے پہلے، ۵- زندگی کو موت سے پہلے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۴۱، از ترمذی وھو مرسل)

④ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنی دنیا سے محبت کرے گا، اپنی آخرت کو نقصان پہنچائے گا، اور جو اپنی آخرت سے محبت کرے گا، اپنی دنیا کو نقصان پہنچائے گا، لہٰذا تم باقی رہنے والی چیز (یعنی آخرت) کو فنا ہونے والی چیز (یعنی دنیا) پر ترجیح دو اور اسی سے محبت کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۴۰، از احمد وبیہقی فی شعب الایمان)

⑧ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! مسکین کو (بغیر کچھ دیئے) واپس نہ کرنا، ہو سکے تو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے دیا کر۔ (پھر فرمایا) اے عائشہ! مسکینوں سے محبت کر اور ان کو اپنے سے قریب کر کیونکہ قیامت کے دن اللہ تجھے اپنے قریب کرے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۴۷، از ترمذی وبیہقی فی شعب الایمان)

⑨ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی بددین کی نعمت (دولت، اعزاز وغیرہ) دیکھ کر رشک نہ کر کیونکہ تجھے پتہ نہیں کہ مرنے کے بعد اللہ کے پاس اس بددین کے لئے ایک قاتل یعنی دوزخ ہے جس کے عذاب کے سامنے دنیا کی نعمتوں کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۴۷، از شرح السنۃ)

(۱۰) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دوست (سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم) نے سات چیزوں کا حکم فرمایا:۔

۱۔ مجھے حکم دیا کہ مسکینوں سے محبت کروں اور ان سے قریب رہوں۔

۲۔ اور حکم دیا کہ دُنیاوی حالتوں میں اسے دیکھوں جو مجھ سے کم ہے، اور اسے نہ دیکھوں جو مجھ سے (مال و دولت وغیرہ میں) بڑا ہوا ہے۔

۳۔ اور حکم دیا کہ میں صلہ رحمی کروں (یعنی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کروں اور ان کا دھیان رکھوں) اگرچہ رشتہ دار مجھ سے منہ موڑ لیں۔

۴۔ اور حکم دیا کہ اللہ کے علاوہ کسی سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کروں۔

۵۔ اور حکم دیا کہ سچ کہوں اگرچہ کڑوا لگے۔

۶۔ اور حکم دیا کہ اللہ کے (حکم کے) بارے میں کسی بُرا کہنے والے کے بُرا کہنے سے نہ ڈروں۔

۷۔ اور حکم دیا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ بکثرت سے پڑھا کروں، کیونکہ یہ کلمات عرش کے نیچے کے خزانے میں سے ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۴۳۹، از احمد)

(۱۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے یمن کا عامل (گورنر) بنا کر بھیجا تو فرمایا کہ مزے اُڑانے سے بچنا کیونکہ اللہ کے بندے مزے اُڑانے والے نہیں ہوتے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۴۴۹، از احمد)

(۱۲) حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے (یمن

جانے کے لئے) رکاب میں قدم رکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو آخری وصیت یہ فرمائی کہ اے معاذ! لوگوں سے خوش خلقی کے ساتھ پیش آنا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲/۴۳۲، از مالک)

(۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ اے لڑکے! اللہ (کے حق) کی حفاظت کر، اللہ تیری حفاظت کرے گا، اللہ کا دھیان رکھ تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا، اور جب تجھے سوال کرنا ہو تو اللہ سے سوال کر، اور جب مدد چاہنی ہو تو اللہ سے مدد چاہو، اور خوب سمجھ لے کہ اگر سارے انسان مل کر تجھے کوئی نفع پہنچانے کا ارادہ کریں تو تجھ کو اس سے زیادہ کچھ نفع نہیں پہنچا سکتے جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے، اور اگر سب جمع ہو کر کوئی نقصان پہنچانا چاہیں تو تجھ کو اس سے زیادہ نقصان نہیں پہنچا سکتے جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے، (پھر ارشاد فرمایا کہ تقدیر کے فیصلے لکھے جا چکے) قلم اٹھا لئے گئے اور صحیفے سوکھ چکے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲/۴۵۳، از احمد و ترمذی)

(۱۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ روح القدس (حضرت جبریل علیہ السلام) نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے (یعنی وحی کے ذریعے بتایا ہے) کہ بے شک کوئی شخص اس وقت تک نہیں مر سکتا جب تک اپنا رزق (جس قدر اس کے مقدر میں لکھا ہو) پورا نہ کر لے، (پھر فرمایا کہ) خبردار! اللہ سے ڈرو اور روزی کمانے میں اچھی راہ اختیار کرو، اور رزق کا دیر سے ملنا تم کو اس بات پر آمادہ نہ کر دے

کہ اس کو اللہ کی نافرمانی کر کے کمانے لگو (اور رشوت وسود وغیرہ کے ذریعے پیٹ بھرنے کو تیار ہو جاؤ) کیونکہ جو اللہ کے پاس ہے وہ اس کی اطاعت ہی سے مل سکتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۵۲، از شرح السنۃ و بیہقی فی شعب الایمان)

⑮ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دُنیوی چیزوں میں اس کو دیکھو جو تم سے نیچے درجے میں ہے اور اس کو نہ دیکھو جو تم سے بڑھا ہوا ہے، ایسا کرنے سے اللہ کی اس نعمت کی تحقیر نہ کر پاؤ گے جو اس نے تم کو دی ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۴۷، از مسلم)

یعنی اگر تم مال دار پر نظر ڈالو گے جو تم سے مال میں بڑھا ہوا ہے تو دل میں کہو گے کہ خدا نے اسے اس قدر نعمتیں دی ہیں، ہمیں نہیں دیں، اور اس طرح تم اللہ کی نعمتوں کی تحقیر کرنے والے بن جاؤ گے، اور یوں سوچو گے کہ اللہ نے ہمیں جو کچھ دیا اس کی کوئی حیثیت ہی نہیں، نعمتیں تو دراصل اُمراء کو ملی ہیں، لہٰذا اُمراء پر نظر نہ کرو، بلکہ ان کو دیکھو جو تم سے مال وغیرہ میں کم ہیں تاکہ اللہ کا شکر ادا کر سکو۔

⑯ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جائیداد حاصل نہ کرو کیونکہ اس کی وجہ سے دُنیا میں دل لگا لو گے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۴۱، از ترمذی و بیہقی فی شعب الایمان)

⑰ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تو کسی گورے اور کالے سے بہتر نہیں ہے، ہاں اگر پرہیزگاری میں بڑھ جائے تو بہتر ہو سکتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۴۳، از احمد)

یعنی بہتری اور برتری کا معیار رنگ پر نہیں بلکہ تقویٰ اور پرہیزگاری پر ہے۔

(۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے نو چیزوں کا حکم دیا ہے:۔

۱- پوشیدہ اور ظاہر اللہ سے ڈروں۔

۲- غصہ اور رضامندی (دونوں حالتوں) میں انصاف کا کلمہ کہوں، یعنی غصے میں بے ہوش ہو کر بے انصافی کی بات نہ کہوں۔

۳- تنگ دستی اور مالداری (دونوں حالتوں) میں درمیانی راہ اختیار کروں۔

۴- جو مجھ سے تعلق توڑے، اس سے تعلق باقی رکھوں۔

۵- جو میرا حق چھین لے اور مجھے محروم رکھے، اس کو اس کا حق دوں۔

۶- جو مجھ پر ظلم کرے، اس کو معاف کردوں۔

۷- میری خاموشی (غور و) فکر ہو۔

۸- میرا بولنا اللہ کا ذکر ہو۔

۹- میری نگاہ عبرت کی نگاہ ہو اور (یہ بھی حکم دیا ہے کہ) بھلائی کا حکم کروں۔

(مشکوۃ المصابیح ص:۴۵۸، از رزین)

(۱۹) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن (کے یاد رکھنے) کا خوب دھیان رکھو، کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہ چھوٹ کر چلے جانے (سینے سے نکل جانے میں) اونٹوں سے بھی زیادہ سخت ہے جو اپنی رسیوں سے چھوٹ کر بھاگ جائیں۔ (مشکوۃ المصابیح ص:۱۹۰، از بخاری و مسلم)

(۲۰) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تجھ کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ اللہ کا ڈر تیری ہر چیز کے لئے زینت ہے۔ میں نے عرض کیا: اور فرمایئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف پڑھا کر اور اللہ عزوجل کا ذکر کیا کر اس سے آسمان میں تیرا ذکر ہوگا اور زمین میں تیرے لئے نور ہوگا۔ میں نے عرض کیا: اور فرمایئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت زیادہ خاموش رہا کر، اس سے شیطان دُور ہوگا اور دین کے بارے میں تیری (غیب سے) مدد ہوگی۔ میں نے عرض کیا: اور فرمایئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت زیادہ ہنسنے سے بچ کیونکہ اس سے دل مُردہ ہو جاتا ہے اور چہرے کا نور جاتا رہتا ہے۔ میں نے عرض کیا: اور فرمایئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حق کہو، اگرچہ کڑوا لگے۔ میں نے عرض کیا: اور فرمایئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے (حکم کے) بارے میں کسی بُرا کہنے والے کے بُرا کہنے سے نہ ڈر۔ میں نے عرض کیا: اور فرمایئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دُوسروں کا وہ عیب نہ پکڑ جو تجھ میں ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۱۳، از بیہقی فی شعب الایمان)

(۲۱) حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کر، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمادے اور تجھے (مصیبت میں) مبتلا کردے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۱۴، از ترمذی)

(۲۲) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا سے ڈرتا رہ چاہے جس کسی جگہ بھی ہو، اور گناہ کے بعد نیکی کر، اس سے گناہ مٹ جائے گا، اور لوگوں سے خوش خلقی کے ساتھ میل جول رکھ۔
(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳۲، از احمد و ترمذی و دارمی)

(۲۳) حضرت سفیان بن عبداللہ الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ مجھے اسلام کی کوئی ایسی بات بتادیجئے کہ آپ کے بعد پھر کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ" (میں اللہ پر ایمان لایا) کہہ لے پھر اس پر قائم رہ۔
(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۲، از مسلم)

(۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ کلام نہ کیا کرو، کیونکہ ذکر اللہ کے علاوہ زیادہ بولنا دل کی قساوت یعنی سختی کا سبب ہے۔ پھر فرمایا کہ بے شک سخت دل والا اللہ سے سب سے زیادہ دور ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۹۸، از ترمذی)

(۲۵) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ نجات کس چیز میں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی زبان قابو میں رکھ، اپنے گھر میں بیٹھا رہ (فتنوں اور دُنیا کے فضول دھندوں اور آخرت سے ہٹانے والی چیزوں سے بچنے کے لئے یہ حکم فرمایا) اور اپنے گناہ پر رویا کر۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۱۳، از احمد و ترمذی)

(۲۶) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہدیہ لیا دیا کرو، (دل سے) کینوں کو دور کرتا ہے اور کوئی پڑوسن کسی پڑوسن کے لئے (کسی ہدیے کو) حقیر نہ جانے اگرچہ بکری کے کھر کا آدھا حصہ ہی ہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۲۶۱، از ترمذی)

(۲۷) حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کو گالی ہرگز نہ دے، فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے گالی کسی کو نہیں دی، نہ کسی آزاد کو، نہ غلام کو، نہ اونٹ کو، نہ بکری کو۔ دوسری نصیحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی کہ کسی نیک عمل کو حقیر نہ سمجھ، اور فرمایا کہ اگر تو اپنے بھائی سے ہنستے والے چہرے سے بات کرے تو یہ بھی بھلائی ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنا تہبند آدھی پنڈلی تک باندھا کر اور اس پر عمل نہ کرے تو ٹخنوں تک باندھ لے، اور ٹخنوں سے نیچے تہبند مت لٹکا کیونکہ یہ تکبر کی بات ہے اور تکبر اللہ کو پسند نہیں ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر کوئی شخص تجھے گالی دے یا تیرا کوئی عیب جتا کر تجھے عیب دار بنائے تو اس کا عیب بیان کر کے اس کو عیب دار نہ بنا، ایسا کرنے سے تجھے اجر ملے گا اور اس کے (اس) فعل کا وبال اس پر ہی ہوگا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۱۶۹، از ابوداؤد)

(۲۸) حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی چیز بتا دیجئے جس کے ذریعے کچھ نفع حاصل کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ

چیز ہٹا دیا کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۱۶۸، از مسلم)

(۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہ چاہتا ہو کہ سختی کے موقعوں پر اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے، اسے چاہیے کہ عیش کے زمانے میں کثرت سے دعا کرے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۱۹۵، از ترمذی)

(۳۰) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (مصیبت آنے سے پہلے) صدقہ دینے میں جلدی کرو کیونکہ صدقہ (مثل اُونچی دیوار کے ہو جاتا ہے) بلا اس کو پھاند کر نہیں آسکتی۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۱۶۷، از رزین)

(۳۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چھ دن تک مجھ سے روزانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے رہے کہ اے ابو ذر! جو بات تجھ سے بعد میں کہی جائے گی اس میں غور کرنا، پھر جب ساتواں دن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تجھ کو ظاہراً اور باطناً اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، (پھر فرمایا) کہ جب تو گناہ کر بیٹھے تو اس کے بعد نیکی بھی کر اور ہرگز کسی سے کچھ بھی سوال نہ کر، اگرچہ سواری پر ہونے کی حالت میں تیرا کوڑا گر جائے (اور تجھ کو اُتر کر اُٹھانا پڑے)۔ (پھر فرمایا) کسی کی امانت اپنے پاس نہ رکھنا (کیونکہ خیانت ہونے کا احتمال ہے) اور دو آدمیوں میں فیصلہ نہ کرنا (کیونکہ ظلم ہو جانے کا اندیشہ ہے)۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۳۲۲، از احمد)

(۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دوست

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی:-

۱- ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھا کروں،

۲- چاشت کی دو رکعتیں پڑھا کروں،

۳- سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کروں۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۱۱۱، از بخاری و مسلم)

(۳۳) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! اگر تو (آخرت میں) مجھ تک پہنچنا چاہتی ہے تو تیرے لئے اس قدر دنیا کافی ہونی چاہئے جتنی مسافر سفر میں لے کر چلتا ہے، اور مال داروں کے پاس بیٹھنے سے بچنا، اور کسی کپڑے کو اس وقت تک پرانا نہ سمجھنا جب تک تو اس میں پیوند لگا کر نہ پہن لے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۳۷۵، از ترمذی)

(۳۴) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی سائل یا ضرورت مند آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ سے فرماتے تھے کہ سفارش کر دیا کرو، اس میں تم کو اجر ملے گا، اور اللہ اپنے رسول کی زبانی جو چاہے فیصلہ فرمادے گا (مگر تم کو بہرحال سفارش کا اجر ملے گا)۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۴۲۶، از بخاری و مسلم)

(۳۵) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں کو اپنے اپنے درجے پر رکھو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۴۲۳، از ابوداؤد)

مطلب یہ ہے کہ جو جس لائق ہو، اس کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرو، ہر چھوٹے بڑے کے درجے اور مرتبے کے مناسب شفقت اور احترام سے پیش آؤ۔

(۳۶) حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ صرف مؤمن کی صحبت اختیار کر، اور تیرا کھانا (بطور دعوت) پرہیزگار ہی کھائیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۲۶، از ترمذی، ابوداؤد)

(۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ (برا) گمان کرنے سے بچو، کیونکہ گمان سب باتوں سے زیادہ جھوٹی بات ہے، (پھر فرمایا کہ کسی کی) پوشیدہ باتوں کا پتہ نہ لگاؤ اور نہ عیب تلاش کرو، ایک دوسرے کو لڑائی کے لئے نہ بھڑکاؤ، آپس میں حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، تعلقات ختم نہ کرو اور سب اللہ کے بندے ہو کر بھائی بھائی بن جاؤ۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۲۷، از بخاری و مسلم)

(۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے وصیت فرمایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ نہ کر، اس نے بار بار یہی سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار یہی فرمایا کہ غصہ نہ کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳۳، از بخاری)

(۳۹) حضرت عطیہ بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بے شک غصہ شیطان کی جانب سے ہے اور بے شک شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے، اور آگ کو پانی ہی بجھاتا ہے، لہٰذا جب تم کو غصہ آئے تو وضو کر لو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳۴، از ابوداؤد)

ترمذی کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو چاہئے کہ بیٹھ جائے اور بیٹھ کر بھی غصہ نہ جائے تو چاہئے کہ لیٹ جائے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۴۳۴، بروایت عبداللہ)

(۲۰) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ظلم کرنے سے بچو کیونکہ قیامت کے روز ظلم اندھیریاں بن کر سامنے آئے گا، اور بخل سے بچو کیونکہ بخل نے تم سے پہلی اُمتوں کو برباد کردیا، اور ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ آپس میں خونریزی کریں اور حرام چیزوں کو حلال کرلیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۱۶۴، از مسلم)

(۲۱) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دوزخ سے بچو، اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا ہی صدقہ کردیا کرو، سو اگر وہ بھی نہ ملے تو اچھی بات ہی کہہ دیا کرو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۵۲۳، از بخاری)

(یعنی خیرات دوزخ سے بچائے گی، اور کسی کو اچھی بات بتانا علم کی خیرات ہے۔)

(۲۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سات تباہ برباد کرنے والی چیزوں سے بچو، صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ یہ ہیں:۔

۱۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا،

۲۔ جادو کرنا،

۳۔ کسی انسان کو ناحق قتل کرنا،

۴۔ سود کھانا،

۵۔ یتیم کا مال کھانا،

۶۔ جہاد کے موقع پر میدان سے بھاگنا

۷۔ زنا سے دُور رہنے والی پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۷، از بخاری و مسلم)

(۲۳) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہم کو نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف منہ کر کے ایسا وعظ فرمایا جس سے آنکھوں سے آنسو بہہ گئے، اور دلوں میں ڈر پیدا ہو گیا، یہ حالت دیکھ کر ایک صاحب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے یہ وعظ ایسا فرمایا جیسے کوئی رخصت کرنے والا نصیحت کیا کرتا ہے، (کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعظ سے کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا تھا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وعظ فرمایا ہو) لہٰذا ہم کو وصیت فرما دیجئے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخواست منظور فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور امیر کی بات سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ میرے بعد تم میں سے جو بھی زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت سے اختلاف دیکھے گا، اس وقت تم میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو اپنے ذمے لازم کر لینا، مضبوطی سے تھام لینا اور داڑھوں سے پکڑ لینا، اور دین میں نئی نئی چیزیں نکالنے سے بچنا کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے

(جس کی سزا جہنم ہے)۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۲۹، از احمد، ابوداؤد)

(۲۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علم خود بھی حاصل کرو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ، فرائض خود بھی سیکھو، اور لوگوں کو بھی سکھاؤ، قرآن پڑھو اور لوگوں کو پڑھاؤ، کیونکہ (عنقریب) میری وفات ہو جائے گی اور جلد ہی علم بھی اٹھ جائے گا، اور (نئے نئے) فتنے ظاہر ہوں گے حتیٰ کہ کسی معاملے میں دو شخص جھگڑیں گے تو کوئی فیصلہ کرنے والا نہ پائیں گے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۳۸، از دارمی ودار قطنی)

(۲۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص تیرے پاس امانت رکھ دے اس کی امانت ادا کر، اور جو شخص تیری خیانت کرے تو اس کی خیانت نہ کر۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۲۵۳، از ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

(۲۶) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد صاحب کی زبانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ذکر کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص بھائی کی لاٹھی (لاٹھی کو مثال کے طور پر ذکر فرمایا ہے) مذاق کے طور پر اس طرح نہ لے کہ رکھ ہی لے، جو شخص اپنے بھائی کی لاٹھی لے اس کو چاہئے کہ واپس کردے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۲۵۵، از ترمذی)

یعنی مذاق مذاق ہی میں اپنے بھائی کی کوئی چیز لے کر دبا کر نہ بیٹھ جائے، بلکہ واپس کردے۔

(۲۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا ہے کہ تم ایسے ڈھل مل ارادے والے نہ بنو کہ یوں کہا کرو لوگ ہمارے ساتھ احسان کریں گے تو ہم بھی کریں گے، اور وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی کریں گے، (ایسا نہ کرو) بلکہ اپنے آپ کو اس چیز کی مشق کراؤ کہ دوسرے احسان کریں تو تم بھی احسان کرو، اور اگر تمہارے ساتھ بُرا برتاؤ کریں تو بھی تم ظلم نہ کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳۵، از ترمذی)

یعنی غیر مستقل مزاج نہ بنو کہ تمہاری اپنی رائے ہی نہ ہو اور تمہاری نکیل دوسروں کے ہاتھ میں ہو کہ کوئی تمہارے ساتھ نیکی کرے تو تم بھی نیکی کرنے لگو، کوئی تم پر ظلم کرے تو تم بھی اس پر ظلم کرنے لگو، اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ تم دوسروں کے اشاروں پر ناچتے ہو، وہ جب چاہیں تمہیں اچھا برتاؤ کرنے والا بنادیں اور جب چاہیں ظالم اور بدمعاملہ بنادیں، تمہیں ایسا نہ چاہئے بلکہ اپنی ایک مستقل رائے رکھو کہ ہم کسی کے ساتھ ظلم اور بُرائی نہ کریں گے چاہے کوئی ہمارے ساتھ ظلم کا برتاؤ ہی کیوں نہ کرے۔

(۲۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے اُٹھا کر نہ بیٹھے، لیکن (جب مجمع بہت ہو تو آپس میں) کھل جایا کرو اور اس طرح مجلس میں گنجائش نکال لیا کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۰۳، از بخاری و مسلم)

(۲۹) حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے باپ اور دادا کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمیوں کے بیچ میں ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۰۳، از ابوداؤد)

(۵۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانے کو گالی نہ دو، کیونکہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی زمانے کا (الٹ پھیر کرنے والا) ہے۔
(مشکوۃ المصابیح ص: ۴۰۸، از احمد و ابوداؤد)

(۵۱) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز تم اپنے اور اپنے باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے، اس لئے اپنے نام اچھے رکھا کرو۔ (مشکوۃ المصابیح ص: ۴۰۸، از مسلم)

(۵۲) حضرت ابووہب جشمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبیوں کے ناموں پر نام رکھا کرو، ناموں میں سب سے پیارے نام اللہ کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں، اور سب سے سچے نام حارث (کمانے والا) اور ہمام (ارادہ کرنے والا) ہیں، اور ناموں میں سب سے بُرے نام حرب (لڑائی) اور مرہ (کڑوا) ہیں۔
(مشکوۃ المصابیح ص: ۴۰۹، از ابوداؤد)

(۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کر، اس سے (تکلیف دینے والا) مذاق نہ کر، اس سے وعدہ خلافی نہ کر۔ (مشکوۃ المصابیح ص: ۴۱۷، از ترمذی)

(۵۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رات کی اندھیریوں کی طرح آنے والے فتنوں سے پہلے اچھے عمل کرنے میں سبقت کرو، ان فتنوں (کے زمانے) میں انسان صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا، اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہوگا، (اور) اپنے دین کو

ذرا سی دنیا کی چیز کے بدلے بیچ دے گا۔ (مشکوۃ المصابیح ص:۴۶۳، از مسلم)

(۵۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔

(مشکوۃ المصابیح ص:۱۴۰، از ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۵۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب (کسی جگہ) تم میں سے تین آدمی ہوں تو (تین میں سے) دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر چپکے چپکے باتیں نہ کریں، جب تک مجلس میں بہت سے آدمی نہ آ جائیں، اس وجہ سے کہ تیسرے کو رنج ہوگا (کہ شاید میرے متعلق کچھ کہہ رہے ہوں یا یہ کہ مجھ کو اپنی باتوں میں شریک کرنے کے لائق نہ سمجھا)۔

(مشکوۃ المصابیح ص:۴۲۳، از بخاری ومسلم)

معلوم ہوا کہ مجلس میں بہت سے آدمی ہوں تو علیحدہ ہو کر آپس میں دو آدمیوں کو باتیں کرنا ممنوع نہیں ہے۔

(۵۷) حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو، میں تم کو جنت کی ضمانت دے دوں گا:-

۱- جب بات کرو تو سچ بولو۔

۲- جب وعدہ کرو تو پورا کرو۔

۳- جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس کو ادا کرو۔

۴- اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھو۔

۵- اپنی نظریں نیچی رکھو (تاکہ بے جگہ نظر نہ پڑ جائے)،

۶- ہاتھوں کو (ظلم سے) روکے رکھو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۲۱۵، از احمد وبیہقی فی شعب الایمان)

(۵۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مکھی تمہارے کھانے میں گر جائے تو اس کو اس میں (پوری طرح) ڈبو دیا کرو کیونکہ اس کے ایک بازو میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا ہے، اور حقیقت ہے کہ وہ زہر (والے بازو) کو ہمیشہ پہلے ڈالتی ہے، اور شفا (والے بازو) کو روک لیتی ہے، لہٰذا جب برتن میں زہر داخل کر دیا تو آپ شفا بھی داخل کر لو کیونکہ شفا والے بازو کا اثر زہر پر غالب آجاتا ہے اور اس سے زہر کا اثر جاتا رہتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۳۶۲، از شرح السنۃ)

(۵۹) حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا، (اور) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پل رہا تھا (کیونکہ ان کی والدہ حضرت اُمّ سلمہؓ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر لیا تھا) ایک مرتبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا اور میرا ہاتھ پیالے میں اِدھر اُدھر پھر رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھ کر کھا اور داہنے ہاتھ سے کھا اور اپنے پاس سے کھا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۳۶۳، از بخاری ومسلم)

(۶۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ شیطان تمہارے پاس ہر حالت میں حاضر ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی حاضر رہتا ہے، پس جب تم

میں سے کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر پڑے تو جو کچھ اس میں ایسی ویسی چیز لگ گئی ہو، اسے دُور کر کے کھالے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے، پھر جب فارغ ہو تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ کیا پتہ کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۳۶۳، از مسلم)

(یعنی گرا ہوا لقمہ چھوڑے نہیں، ممکن ہے کہ اسی لقمے میں برکت ہو۔)

(۶۱) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ثرید (شوربے میں ڈوبے ہوئے روٹی کے ٹکڑوں کو "ثرید" کہتے ہیں) کا پیالہ پیش کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کناروں سے کھاؤ، بیچ میں سے نہ کھاؤ کیونکہ برکت بیچ میں نازل ہوتی ہے (جو بیچ میں ہاتھ ڈالے گا برکت اس کے ہی ہاتھ میں چلی جائے گی باقی سب محروم رہ جائیں گے، اور اگر سب کناروں سے کھائیں گے تو سب برکت میں شریک رہیں گے)۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۳۶۶، از ترمذی)

(۶۲) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (پانی وغیرہ) ایک سانس میں نہ پیو جیسے اُونٹ پیتا ہے، بلکہ (کبھی) دو سانس میں اور (کبھی) تین سانس میں پیا کرو، اور جب پینے لگو تو "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھو، اور جب پی چکو تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۳۷۱، از ترمذی)

(۶۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شام ہوجائے تو بچوں کو (باہر نکلنے سے) روکو کیونکہ اس وقت شیطان

پھیل جاتے ہیں، پھر جب خاصی دیر گزر جائے تو باہر نکلنے کی اجازت دو (پھر فرمایا کہ سوتے وقت) "بِسْمِ اللہِ" پڑھ کر دروازے بند کر دیا کرو کیونکہ بند دروازے کو شیطان نہیں کھولتا اور پانی کے مشکیزوں کو "بِسْمِ اللہِ" پڑھ کر تسمے سے باندھ دیا کرو، اور "بِسْمِ اللہِ" پڑھ کر برتنوں کو ڈھک دیا کرو۔

ایک روایت میں ہے کہ برتن ڈھک دیا کرو اور مشکیزے کا منہ باندھ دیا کرو کیونکہ سال بھر میں ایک ایسی رات ہوتی ہے جس میں وباء نازل ہوتی ہے، جس کھلے ہوئے برتن یا بغیر منہ بندھے مشکیزے پر گزرتی ہے اس میں ضرور اس وباء کا حصہ گر جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۷۲، از بخاری و مسلم)

⑭ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سونے لگو تو گھروں میں آگ نہ چھوڑا کرو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۷۲، از بخاری و مسلم)

⑮ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات کو کتے یا گدھے کی آواز سنو تو "اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" پڑھا کرو، کیونکہ وہ ایسی (خبیث) چیزیں (شیاطین وجنات) دیکھتے ہیں جن کو تم نہیں دیکھتے، (پھر فرمایا کہ) جب پیر ٹھہر جائیں (یعنی رات کے وقت راستوں پر لوگوں کا چلنا پھرنا بند ہو جائے) تو ایسے وقت کم نکلا کرو کیونکہ اللہ عزوجل اپنی رات میں (انسان کے علاوہ) جس مخلوق کو چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے، (پھر فرمایا کہ) "بِسْمِ اللہِ" پڑھ کر دروازے بند کر دیا کرو کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا جبکہ "بِسْمِ اللہِ" پڑھ کے بند کیا گیا ہو، اور گھڑوں اور

برتنوں کو ڈھک دیا کرو، اور مشکیزوں کا منہ باندھ دیا کرو۔

(مشکوۃ المصابیح ص: ۳۷۳، از شرح السنۃ)

(۶۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عمامہ باندھا کرو کیونکہ وہ فرشتوں کی نشانی ہے اور اس (کے شملہ) کو پشت پر ڈالا کرو۔ (مشکوۃ المصابیح ص: ۳۷۷، از بیہقی فی شعب الایمان)

(۶۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ میں فرمایا کہ اکثر جوتا پہنے رہا کرو (اور زیادہ ننگے پاؤں نہ پھرا کرو) کیونکہ جب تک انسان جوتا پہنے رہتا ہے (گویا) سوار رہتا ہے (اور بہت سی مشکلات سے) محفوظ رہتا ہے۔ (مشکوۃ المصابیح ص: ۳۷۹، از مسلم)

(۶۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم جوتا پہنو تو داہنے پیر سے شروع کرو، اور جب اُتارو تو بائیں پیر سے اُتارنا شروع کرو، غرضیکہ پہننے میں داہنا پہلے اور اُتارتے وقت داہنا آخر میں ہو۔ (مشکوۃ المصابیح ص: ۳۷۹، از بخاری و مسلم)

(۶۶) نیز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں کو اُتار دے یا دونوں پہن لے۔ (مشکوۃ المصابیح ص: ۳۸۰، از بخاری و مسلم)

(۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھیوں کو اچھی طرح بڑھاؤ اور مونچھوں کو اچھی طرح کترواؤ۔ (مشکوۃ المصابیح ص: ۳۸۰، از بخاری و مسلم)

(۷۱) حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے باپ اور دادا کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید بالوں کو نہ اکھاڑا کرو کیونکہ وہ مسلمان کا نور ہیں، پھر فرمایا کہ جو شخص مسلمان ہونے کی حالت میں بوڑھا ہو گیا، اس کے بڑھاپے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے لئے نیکی لکھ دے گا اور اس کے ذریعے گناہ کا کفارہ کر دے گا، اور اس کے ذریعے اس کا درجہ بلند فرمادے گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۳۸۲، از بخاری و مسلم)

(۷۲) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مریضوں کو زبردستی کھانا نہ کھلاؤ، کیونکہ اللہ ان کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۳۸۸، از ترمذی)

(۷۳) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بے شک اللہ نے مرض اور دوا دونوں چیزیں نازل کی ہیں، اور ہر مرض کی دوا مقرر کی ہے، لہٰذا دوا کیا کرو اور حرام چیز کے ذریعے علاج نہ کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۳۸۸، از ابوداؤد)

(۷۴) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت فرما کر) مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں خدمت میں حاضر ہوا، جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو خوب اچھی طرح سے دیکھ لیا تو میں نے سمجھ لیا کہ یہ چہرہ جھوٹا نہیں ہے، (میری موجودگی میں) جو سب سے پہلے ارشاد فرمایا وہ یہ تھا کہ اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ (یعنی ہر مسلمان کو سلام کرو، جان پہچان ہو یا نہ ہو) اور مہمانوں (مسافروں، حاجت مندوں کو)

کھانا کھلایا کرو، اور صلہ رحمی کرو، اور راتوں کو نماز پڑھو جبکہ لوگ سو رہے ہوں، (ایسا کرنے سے) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۱۶۸، از ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

(۵۵) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ راستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو، انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! راستوں میں بیٹھے بغیر ہمارے لئے کوئی چارہ نہیں، ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کو بیٹھنا ہی ہے تو راستے کے حقوق ادا کیا کرو، صحابہؓ نے عرض کیا: راستوں کے کیا حقوق ہیں؟ فرمایا: (نامحرموں کو دیکھنے سے) آنکھیں بند کرنا، راستہ چلنے والوں کو تکلیف پہنچانے سے بچنا، سلام کا جواب دینا، بھلائی کا حکم کرنا، بُرائی سے روکنا، راستہ بھولے ہوئے کو راہ بتانا، مجبور کی مدد کرنا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۳۹۸، از بخاری و مسلم)

(۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے ملے تو اس کو سلام کرے، سلام کے بعد اگر کسی درخت یا دیوار یا پتھر کی آڑ ہو جائے اور (اسی وقت) پھر ملاقات ہو جائے تو دوبارہ سلام کرے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۳۹۹، از ابوداؤد)

یعنی جب بھی ملے فوراً سلام کرو، یہ نہ خیال کرو کہ ابھی ایک لمحے پہلے تو یہ ملا ہی تھا اور میں اس وقت سلام بھی کر چکا ہوں، بلکہ یہ خیال کرو کہ اس وقت کے سلام کے بعد وہ تمہاری نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا اب پھر نظر پڑا ہے اس لئے پھر سلام کرو۔

(۷۷) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو، اور جب نکلو تو سلام کے ساتھ انہیں رخصت کرو۔ (مشکوۃ المصابیح ص:۳۹۹، از بیہقی فی شعب الایمان)

(۷۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا کہ بیٹا! جب تو اپنے گھر والوں کے پاس جائے تو سلام کیا کر، اس سے تجھ پر اور تیرے گھر والوں پر برکت ہوگی۔

(مشکوۃ المصابیح ص:۳۹۹، از ترمذی)

(۷۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اندر آنے کی اجازت نہ دو جو سلام سے ابتداء نہ کرے (اور بغیر سلام کے ہی آنے کی اجازت مانگنے لگے)۔

(مشکوۃ المصابیح ص:۴۰۱، از بیہقی فی شعب الایمان)

(۸۰) حضرت ابو اُسید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لائے، دیکھا کہ راستے میں مرد اور عورتیں ملے جلے جا رہے ہیں، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورتو! پیچھے ہٹ جاؤ کیونکہ تم کو راستے کے بیچ میں چلنے کا حق نہیں ہے، تم راستے کے کناروں پر چلا کرو، (حضرت ابو اُسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کا اثر یہ ہوا کہ) عورتیں دیوار سے اس قدر مل کر چلنے لگیں کہ ان کا کپڑا دیوار سے اُلجھنے لگتا تھا۔

(مشکوۃ المصابیح ص:۴۰۵، از ابوداؤد و بیہقی فی شعب الایمان)

(۸۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر، ظالم ہو یا مظلوم ہو، اس پر ایک صاحب نے سوال کیا: یا رسول اللہ! مظلوم کی مدد تو کروں گا مگر ظالم کی مدد کیسی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو ظلم سے روک دے، یہی اس کی مدد ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۲۲، از بخاری ومسلم)

(۹۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صاحب نے درخواست کی کہ مجھے وصیت فرمایئے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر کام سوچ کر شروع کر، اگر اس کا انجام اچھا ہو تو کر ڈال، اور اگر خرابی کا اندیشہ ہو تو اس کے کرنے سے رُک جا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۴۰، از شرح السنۃ)

(۹۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جس نے اپنے بھائی پر اس کی بے آبروئی کر کے یا اور کسی چیز کے ذریعے ظلم کیا ہو، اسے چاہئے کہ آج ہی اس دن سے پہلے (معافی مانگ کر یا اس کا حق ادا کر کے) صفائی کر لیوے جس دن نہ دینار ہوگا نہ درہم ہوگا، اگر اس ظالم کے نیک عمل ہوں گے تو ظلم کے برابر لے کر مظلوم کو دے دیئے جائیں گے، اور اگر ظالم کی نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کی برائیاں اس کے سر ڈال دی جائیں گی۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳۵، از بخاری)

(۹۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں جو شخص (کسی کو) گناہ کرتے دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روک دے، اگر اس کی

(بھی) طاقت نہ ہو تو دل سے ہی بُرا سمجھے، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۴۳۶، از مسلم)

(۱۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی اُمت پر سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے کہ وہ خواہشاتِ نفسانی اور بڑی بڑی اُمیدوں میں لگ جائے گی، (پھر دونوں کے نقصانوں کی تشریح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ) خواہش نفس حق (صداقت) سے روک دیتی ہے، اور لمبی اُمید آخرت کو بھلا دیتی ہے، (پھر فرمایا) یہ دُنیا چلی جارہی ہے اور وہ آخرت چلی آرہی ہے، اور دونوں میں سے ہر ایک کی اولاد ہے (یعنی دُنیا والے لوگ بھی ہیں اور آخرت والے بھی) لہٰذا جہاں تک ہو سکے دُنیا کے بیٹے نہ ہو، کیونکہ آج تم دار العمل میں ہو اور یہاں حساب نہیں ہے، اور کل کو دار الآخرت میں ہوں گے (جو حساب کی جگہ ہے) وہاں عمل نہ ہوگا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۴۴۴، از بیہقی فی شعب الایمان)

وہاں عمل نہ کر سکو گے جو کچھ کرنا ہے دُنیا میں ہی کرلو، کیونکہ عمل کرنے کی جگہ دُنیا ہی ہے، آخرت میں تو صرف حساب ہوگا اور عمل کا بدلہ ملے گا۔

(۱۶) حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کو رہتا تھا، ایک روز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی اور دوسری ضروریات کی چیزیں لایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مانگ لے (کیا چاہتا ہے؟) میں نے عرض کیا کہ جنت میں آپ کا ساتھ چاہتا ہوں۔ فرمایا: اور کچھ؟ میں نے عرض کیا کہ میرا تو یہی مطالب ہے،

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اچھا) تو زیادہ سجدے کر کے میری مدد کر۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۸۴، از مسلم)

یعنی میں بھی اللہ جل شانہٗ سے تمہارے اس مقصد کی کامیابی کی درخواست کروں گا اور تم بھی محنت کرو اور نماز بکثرت پڑھا کرو، بہت سجدے کرو تاکہ اللہ کی رحمت ضرور متوجہ ہو اور تم مقصد میں کامیاب ہو جاؤ۔

(۹۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحٰی یا عید الفطر کی نماز کے لئے عیدگاہ کی طرف جا رہے تھے کہ راستے میں عورتوں کے پاس سے گزرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا: اے عورتو! صدقہ کیا کرو کیونکہ میں نے دوزخ میں عورتوں کی اکثریت دیکھی ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۱۳، از بخاری و مسلم و فی الحدیث قصۃ حذفتھا)

(۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے لئے باپ کی طرح ہوں، میں تمہیں (ہر چیز کی) تعلیم دیتا ہوں، (پھر فرمایا) جب پاخانے جاؤ تو قبلے کی طرف منہ نہ کرو اور نہ پشت کرو، (حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین پتھروں (ڈھیلوں) سے استنجا کرنے کا حکم فرمایا اور لید اور ہڈی سے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۴۲، از ابن ماجہ و دارمی)

(۹۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سرمہ لگائے اسے چاہئے کہ طاق سلائیاں (ایک یا تین یا پانچ)

لگائے، ایسا کرے گا تو اچھا کرے گا، اور جو نہ کرے تو کچھ حرج نہیں، (پھر فرمایا) جو شخص استنجا کرے تو چاہئے کہ طاق پتھر (یا ڈھیلے) استعمال کرے، جو ایسا کرے گا اچھا کرے گا، اور جو نہ کرے تو کوئی حرج نہیں، (پھر فرمایا) جس نے کچھ کھایا (جس میں سے کچھ دانتوں میں اٹک گیا) پس جو خلال سے نکالے اسے پھینک دے اور جو زبان سے نکالے اسے نگل لے، جو ایسا کرے گا اچھا کرے گا، اور جو نہ کرے تو کچھ حرج نہیں، (پھر فرمایا) جو شخص پاخانے کو جائے تو پردے کی جگہ بیٹھے، اگر پردے کو کچھ نہ ملے تو ریت کا ڈھیر بنا کر اس کی طرف پشت کرکے بیٹھ جائے کیونکہ شیطان انسان کے پاخانے کے مقاموں سے کھیلتا ہے، جو ایسا کرے گا اچھا کرے گا، اور جو نہ کرے گا تو کچھ حرج نہیں، (یہ جنگل میں قضائے حاجت کرنے سے متعلق ہے، جہاں لوگوں کا گزر رہوتا ہو)۔

(مشکوۃ المصابیح ص:۴۳، از ابن ماجہ، ابوداؤد و دارمی)

(۹۰) حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز کسی سوراخ میں پیشاب نہ کرو۔

(مشکوۃ المصابیح ص:۴۳، از ابوداؤد و نسائی)

(۹۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین لعنت کی چیزوں سے بچو:-

۱- پانی کے گھاٹ پر پاخانہ نہ کرو،

۲- راستے میں پاخانہ نہ کرو،

۳- سایہ میں (جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں) پاخانہ نہ کرو۔

(۹۲) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے باپ اور دادا کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اولاد کی عمر سات برس کی ہو جائے تو انہیں نماز کا حکم کرو، اور دس برس کی عمر میں انہیں مار کر نماز پڑھاؤ، اور ان کے بستر سے (دس سال کی عمر میں) الگ الگ کردو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۵۸، از ابوداؤد)

(۹۳) حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد صاحب کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز اور لہسن کے کھانے سے منع فرمایا ہے، اور فرمایا ہے کہ جو شخص ان کو کھالے تو (بدبو جانے تک) ہماری مسجدوں میں ہرگز نہ آئے۔ (پھر فرمایا کہ) اگر کھانا ہی ہو تو پکا کر (پہلے ان کی بدبو کو ختم کردو)۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۷۰، از ابوداؤد)

(۹۴) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (نماز کے وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو تیر کی طرح سیدھا کیا کرتے تھے حتیٰ کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھ لیا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صفیں درست کرنا سیکھ گئے ہیں (تو یہ کام چھوڑ دیا)، پھر ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور (نماز پڑھانے کے لئے) کھڑے ہوگئے، تکبیر کہنے ہی کو تھے کہ ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے نکلا ہوا تھا، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے بندو! صفیں ضرور سیدھی کرلیا کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں میں اختلاف پیدا فرمادے گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۹۷، از مسلم)

اور بعض روایات میں ہے کہ آگے پیچھے نہ کھڑے ہو، ورنہ تمہارے

دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ (مشکوۃ المصابیح ص:۹۸، از مسلم)

(۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں جو لوگ اچھے ہیں وہ اذان دیا کریں، اور جو قرآن پڑھنا خوب جانتے ہوں وہ امامت کیا کریں۔ (مشکوۃ المصابیح ص:۱۰۰، از ابوداؤد)

(۹۶) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص ایسی جگہ امام نہ بنے جہاں دوسرا شخص با اثر ہو، اور کوئی شخص دوسرے شخص کے گھر میں اس کے بیٹھنے کی خاص جگہ (کرسی، مسند، مصلی وغیرہ) پر اس کی بلا اجازت کے نہ بیٹھے۔ (مشکوۃ المصابیح ص:۱۰۰، از مسلم)

(۹۷) حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم میں بعض امام (لمبی نماز پڑھا کر مقتدیوں کو) نماز سے نفرت دلانے والے بن جاتے ہیں، جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے مختصر پڑھائے، کیونکہ ان میں بیمار بھی ہوتے ہیں اور بوڑھے بھی اور کام کاج والے بھی۔ (مشکوۃ المصابیح ص:۱۰۱، از بخاری و مسلم)

(۹۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تہجد کی نماز پڑھا کرو، کیونکہ تم سے پہلے نیک لوگ اس نماز کو پڑھتے آئے ہیں، اور یہ نماز تمہارے پروردگار کی نزدیکی کا سبب ہے اور گناہوں کا کفارہ اور گناہوں کو روکنے والی ہے۔ (مشکوۃ المصابیح ص:۱۰۹، از ترمذی)

(۹۹) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پڑھ

بیچے تو اپنے گھر کے لئے (بھی) نماز کا کچھ حصہ چھوڑ دے، (گھر میں کچھ نہ کچھ نماز پڑھے) کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں بہتری فرمائے گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۱۱۴، از مسلم)

(۱۰۰) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر کام کو عمدگی سے کرنا ضروری قرار دیا ہے، جب تم (اسلامی قانون کے ماتحت کسی کو) قتل کرو تو خوش اسلوبی سے قتل کرو، اور جب ذبح کرو تو خوبی سے ذبح کرو، ذبح کرتے وقت چھری خوب تیز کرلو اور اس طرح جانور کو آرام پہنچاؤ۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۳۵۷، از مسلم)

(۱۰۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن کا حاکم بنا کر بھیجنے لگے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے (جس پر عمل کروں)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے دین کے اعمال میں اخلاص برتنا، ایسا کرنے سے تجھے تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا۔ (الترغیب والترہیب ص:۵۴)

صرف اللہ کے لئے عمل کرنے کو اخلاص کہتے ہیں، اور جو عمل اخلاص سے کورا ہوگا اللہ کے یہاں اس کی کچھ قیمت نہ ہوگی، گو بظاہر وہ عمل کتنا ہی اونچا اور عمدہ ہو، لہٰذا اگر کسی نے راتوں رات نمازیں پڑھیں اور روزے پر روزے رکھتا رہا اور حج بھی بار بار کئے اور خیر کے موقعوں پر خرچ کرنے میں بھی پیش پیش رہا، لیکن اس کی نیت میں اخلاص نہ تھا، اور یہ عمل خدا کی خوشنودی کے لئے نہ کئے

تھے تو یہ اعمال بجائے مفید ہونے کے اس کے لئے آخرت میں وبال اور مصیبت ہوں گے۔

چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ سب سے پہلے ریاکار شہید، ریاکار عالم اور ریاکار سخی کو منہ کے بل کھینچ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ (مشکوٰۃ ص:۳۳)

معلوم ہوا کہ چونکہ ریا و نمود یا اور کسی دُنیاوی غرض سے کروڑوں دینی اعمال بھی نقصان اور مصیبت کا باعث ہوں گے، اس لئے اخلاص کے ساتھ تھوڑا سا عمل کرنا بے انتہا ان اعمال کے کرنے سے بہتر ہے جو صفتِ اخلاص سے خالی ہوں۔

(۱۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ (ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ تم لوگ اللہ سے شرماؤ جیسا کہ شرمانے کا حق ہے، صحابہؓ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! ہم اللہ تعالیٰ سے شرم کرتے ہیں اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نہیں (کہ زبان سے کہہ دو کہ ہم شرماتے ہیں) بلکہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے شرمائے جیسا کہ شرمانے کا حق ہے تو وہ اپنے سر اور ان چیزوں کی حفاظت کرے جن پر سر شامل ہے (یعنی دماغ، ناک، کان، آنکھ، زبان کو گناہوں سے بچائے) اور پیٹ کو اور پیٹ جن چیزوں پر شامل ہے ان کی حفاظت کرے، (یعنی پیٹ میں حرام نہ جانے دے، اور پیٹ کے ساتھ جو شرم کی چیز لگی ہوئی ہے اس کو گناہوں سے محفوظ رکھے، اسی طرح ہاتھوں اور پاؤں کو بھی گناہوں سے بچائے، اور دل

کی بھی حفاظت کرے، گناہوں کا سوچ بچار نہ کرے، پیٹ ان سب اعضاء پر مشتمل ہے) اور موت کو اور (قبر میں جسم کے) ریزہ ریزہ ہوجانے کو یاد کرے۔ اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرے گا دُنیا کی زینت کو چھوڑ دے گا، پس جو شخص ایسا کرے وہ اللہ سے شرمایا جیسا کہ شرمانے کا حق ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۱۴۰، از ترمذی)

⑩ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ تم کو لوگ دیوانہ کہنے لگیں۔

(الترغیب والترہیب ص:۳۹۹، از احمد، ابن حبان)

دوسری روایت میں ہے جس کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اس قدر یاد کرو کہ منافق لوگ تم کو ریاکار کہنے لگیں۔

(الترغیب ج:۲ ص:۳۹۹)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ ریاکاری خود اپنی نیت سے متعلق ہے، دُوسروں کے ریاکار کہنے سے یا دُوسروں کے علم میں اپنا نیک عمل آجانے سے ریاکار نہیں بن جاتے۔

⑪ حضرت اُمِّ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہوں کو چھوڑ دے، کیونکہ یہ ہجرت کا سب سے افضل درجہ ہے، اور فرائض کی پابندی کر، کیونکہ یہ افضل ترین جہاد ہے، اور اللہ کا ذکر کثرت سے کر کیونکہ تو کوئی ایسی چیز لے کر اللہ کے پاس نہیں پہنچے گی جو اس کے

ذکر کی کثرت سے زیادہ اس کو محبوب ہو۔ (الترغیب ج:۲ ص:۴۰۰، از طبرانی)

ہجرت کا سب سے افضل درجہ گناہوں کا چھوڑ دینا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ صرف ملک و وطن کا چھوڑ دینا ہجرت نہیں ہے بلکہ اصل ہجرت یہ ہے کہ اللہ نے جن چیزوں سے روکا ہے ان سے رُک جائے۔ جیسا کہ دُوسری حدیث میں ارشاد ہے:-

المهاجر من هجر الخطايا والذنوب۔

ترجمہ:- حقیقی مہاجر وہ ہے جو خطاؤں اور گناہوں کو چھوڑ دے۔

اسی طرح ایک جہاد تو یہ ہے کہ دُشمنانِ اسلام سے جنگ کرے، مگر اس سے بھی افضل جہاد یہ ہے کہ ہر وقت اللہ کے فرضوں کا پابند رہے، اور نفس کی ناگواری کے باوجود اللہ کے حکموں پر عمل کرتا رہے، اور جب تک بقیدِ حیات رہے اس سلسلے میں نفس سے جنگ رکھے۔

(۱۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کو مخاطب کرکے) ارشاد فرمایا کہ اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے رہا کرو، کسی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنے ایمانوں کو کیسے تازہ کریں؟ ارشاد فرمایا: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کی کثرت کرو۔

(الترغیب ج:۲ ص:۴۱۵، از احمد و طبرانی)

دُوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس سے پہلے کہ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کے اور تمہارے درمیان آڑ لگ جائے "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کی کثرت کرتے رہو۔ (الترغیب ج:۲ ص:۴۱۶، از ابویعلیٰ)

یعنی معلوم نہیں موت کب آجائے اور نیک اعمال کرنے سے محروم ہوجائے، لہٰذا موت کی آڑ لگ جانے سے پہلے پہلے "لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللہ" کی کثرت کرلو۔

(۱۶) حضرت یسیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو ہجرت کرنے والی خواتین میں سے تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (چند عورتوں کو خطاب کرکے) فرمایا کہ تم تسبیح وتہلیل اور تقدیس کی پابندی رکھو، اور اُنگلیوں پر پڑھا کرو، کیونکہ ان سے دریافت کیا جائے گا (اور جواب دینے کے لئے) ان کو بولنے کی قدرت دی جائے گی اور تم (ذکراللہ سے) غافل نہ ہوجانا ورنہ رحمت سے بھلادی جاؤ گی۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۰۲، از ترمذی وابوداؤد)

تسبیح "سُبْحَانَ اللہ" کہنے کو اور تہلیل "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کہنے کو کہتے ہیں، اور تقدیس خدائے تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کو کہتے ہیں، "قدوس" اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، مطلب یہ ہے کہ "سُبْحَانَ اللہ" اور "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کا ورد رکھو اور (مثلاً) "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ" پڑھا کرو، اُنگلیوں پر پڑھنے کا حکم فرمایا اور اس کی حکمت یہ بتائی کہ قیامت کے دن اُنگلیوں کو بولنے کی طاقت دی جائے گی اور ان سے سوال ہوگا جس نے ان کو اللہ کے ذکر کے لئے استعمال کیا ہوگا اس کے حق میں گواہی دیں گی۔

یہ جو فرمایا کہ اللہ کی یاد سے غافل نہ ہوجاؤ، ورنہ رحمت سے بھلادی جاؤ گی، یہ بہت اہم نصیحت ہے، اللہ کا ذکر مرد وعورت سبھی کے لئے بہت زیادہ ضروری ہے، روح کی غذا ہے اور رفعِ درجات کا سبب ہے، اور اس میں دُنیا و

آخرت کی خصوصی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے جانے کا بہت بڑا فائدہ ہے، عورتوں کو خصوصیت سے ذکر کرنے کی تاکید فرمائی، کیونکہ ان میں دُنیاداری اور ذکر اللہ سے غفلت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

(۱۰۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنی جان اور اپنی اولاد اور اپنے مالوں کے لئے بددُعا نہ کرو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی مقبولیت کی گھڑی میں اللہ جل شانہٗ سے سوال کر بیٹھو اور وہ قبول فرمالیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۹۳، از مسلم)

اس حدیث میں ایک خاص نصیحت فرمائی اور وہ یہ کہ دُعا ہمیشہ خیر کی کرنی چاہئے، دُکھ، تکلیف، شر اور ضرر کی دُعا کبھی نہ مانگے، کیسی ہی تکلیف ہو اپنے لئے یا اپنی اولاد کے لئے یا جان و مال کے لئے ہرگز زبان سے بددُعا نہ نکالیں، عورتوں کو خصوصیت کے ساتھ اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے، ان کو کوسنے پیٹنے کی عادت ہوتی ہے، بات بات میں شوہر کو، بچوں کو، جانوروں کو، حتیٰ کہ گھر کی ہر چیز کو اپنی بددُعا کا نشانہ بنادیتی ہیں، پھر جب بددُعا لگ جاتی ہے یعنی جو مانگا وہ مل جاتا ہے اور جانی و مالی نقصان ہوجاتا ہے تو رونے اور آنسو بہانے بیٹھ جاتی ہیں۔

(۱۰۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہرگز تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کے پہنچنے کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے، اگر (موت کی) دُعا کرنی ہی ہو تو یوں دُعا کرے:-

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ، وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔

ترجمہ:- اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہو، اور مجھے موت دیجیو جبکہ موت میرے لئے بہتر ہو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۱۳۹، از بخاری ومسلم)

دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے، اگر اچھے کام کرنے والا ہے تو ممکن ہے کہ (جتنی زندگی بڑھے اسی قدر) اور خیر میں اضافہ ہو، اور اگر بُرے کام کرنے والا ہے تو ممکن ہے کہ (آگے چل کر توبہ کرکے اللہ تعالیٰ کو) راضی کرلے۔ (ایضاً بخاری)

(۲۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دُعا کرو اور جان لو کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے دل کی کوئی دُعا قبول نہیں فرماتا جو غافل ہو اور اِدھر اُدھر کے خیالات میں مشغول ہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۱۹۰، از ترمذی)

(۳۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں سفر کرنا چاہتا ہوں، آپ مجھے وصیت فرمادیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے ڈرنا، اور ہر بلندی پر "اللہ اکبر" کہنا، جب وہ صاحب چلے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دُعا دیتے ہوئے بارگاہِ خداوندی میں یوں عرض کیا:-

اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ۔

ترجمہ:- اے اللہ! اس کے راستے کو مختصر فرمادے اور اس پر

سفر آسان فرما۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۱۳، از ترمذی)

(۱۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے جوتے کا تسمہ (بھی) ٹوٹ جائے تو "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ" پڑھو، کیونکہ یہ بھی ایک مصیبت ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۵۳، از بیہقی فی شعب الایمان)

قرآن مجید میں مصیبت پہنچنے پر "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ" پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے، یہ کلمہ مومن کے لئے بہت بڑی تسلی کا کلمہ ہے، مطلب یہ ہے کہ یہ جو میری اولاد جاتی رہی یا کوئی چیز گم ہوگئی یا اور کوئی مصیبت پہنچ گئی تو بچھ افسوس کی بات نہیں کیونکہ ساری دنیا ہی ختم ہوگی اور سب ہی فنا ہوں گے، مجھے بھی خود دنیا چھوڑ کر اللہ کے یہاں جانا ہوگا، اس مصیبت کا اجر مجھے وہیں مل جائے گا، لہٰذا غم کی بات نہیں ہے۔

چونکہ مصیبت پر اجر ملتا ہے اس لئے ہر چھوٹی اور بڑی سے بڑی مصیبت کو اجر کا ذریعہ بنانا اور اس پر "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ" پڑھنا ضروری ہوا۔

یہ بات نہیں ہے کہ ہزاروں روپے گم ہونا ہی مصیبت ہے، بلکہ ایک پیسے کا نقصان ہو جانا اور ذرا سا خراب ہو کام ہو جانا بھی مصیبت ہے، اس پر بھی "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ" پڑھنا چاہئے۔

(۲۰) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو شوربہ پکائے تو اس میں پانی زیادہ ڈال دیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال کیا کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۷۱، از مسلم)

یعنی پڑوسیوں کی خاطر شوربے میں پانی زیادہ ڈال دیا کرو اور اس میں سے ان کے گھروں میں بھیجا کرو۔

(۱۳) حضرت اُمّ بجید رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سائل کو (روکھا سوکھا واپس نہ کرو، اس) کو کچھ دے کر واپس کرو اگرچہ جلا ہوا کھر ہی دے دیا کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۷۱، از نسائی و مالک)

(۱۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سے جو کوئی اللہ کا واسطہ دے کر پناہ چاہے اس کو پناہ دے دو، اور جو اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرے اس کو دے دیا کرو، اور جو تمہارے ساتھ بھلائی کرے اس کا بدلہ دے دیا کرو، اگر بدلہ دینے کو تمہارے پاس نہ ہو تو اس کے لئے اس قدر دعا کرو کہ تمہارا دل گواہی دیدے کہ تم نے اس کا بدلہ ادا کردیا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۷۱، از احمد، ابوداؤد و نسائی)

اسلام نے اجتماعی زندگی کے بڑے بہترین اور بے نظیر اُصول بتائے ہیں، انہی میں سے ایک اُصول یہ ہے کہ جو تمہارے ساتھ کچھ احسان کرے، کچھ ہدیہ دے، یا کسی آڑے وقت میں کام آجائے تو تم یہ نہ سمجھو کہ اس پر ہمارا حق واجب تھا، اس نے ادا کردیا، بلکہ کوشش کرو کہ اس کا بدلہ ادا ہوجائے، مگر اس سے یوں نہ کہو کہ یہ تیرے اس احسان کا بدلہ ہے کیونکہ اس سے وہ رنجیدہ ہوگا۔

اگر کسی طرح بھی تم اس کا بدلہ ادا نہیں کرسکتے تو اللہ سے دُعا کرو کہ اے

اللہ اس کو دُنیا و آخرت کی خیر و برکت نصیب فرما۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بدلہ دینے کا بہت اہتمام فرماتے تھے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابوبکر کے علاوہ میں سب کے احسانات کا بدلہ ادا کر چکا ہوں۔ (مشکوٰۃ ص:۵۵۵، از ترمذی)

ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوان اُونٹ ہدیہ دیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھ اُونٹ ہدیہ دیئے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۲۶۱، از ترمذی)

(۱۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سایہ میں بیٹھا ہو اور وہاں سے سایہ سرک جائے اور اس کا کچھ جسم دُھوپ اور کچھ سایہ میں ہو جائے تو چاہئے کہ کھڑا ہو جائے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۴۰۵، از ابوداؤد)

دُوسری روایت میں ہے کہ وہاں سے اُٹھ جائے کیونکہ یہ شیطان کی بیٹھک ہے۔ (ایضاً ص:۴۰۵، از شرح السنۃ)

(۱۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہے، اور اس کے جواب میں دُوسرے (مسلمان) بھائی کو چاہئے کہ "یَرْحَمُکَ اللّٰہُ" کہے، پھر چھینکنے والا اس کے جواب میں یوں کہے: "یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ"۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۴۰۵، از بخاری)

(۹۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صاحب نے کہا کہ میرا دل سخت ہے (اس کا کچھ علاج بتایئے)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یتیم کے سر پہ ہاتھ پھیرا کر اور مسکین کو کھانا کھلایا کر۔ (مشکوۃ المصابیح ص:۴۲۵، از احمد)

(۹۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم فرماتا ہے، تم زمین پر رحم کرو تم پہ آسمان والا رحم فرمائے گا، یعنی مخلوق کے ساتھ تمہارے رحم کرنے پہ اللہ تم پر رحم فرمائے گا۔ (مشکوۃ المصابیح ص:۴۲۳، از ابوداود و ترمذی)

(۹۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پاخانہ کرتے وقت اور بیوی سے ہم بستری کے وقت کے علاوہ اور کسی وقت ننگے نہ ہوا کرو، کیونکہ تمہارے ساتھ وہ حضرات (یعنی فرشتے) ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے، لہٰذا ان سے شرم کرو اور ان کا اکرام کرو۔ (مشکوۃ المصابیح ص:۲۶۹، از ترمذی)

(۱۰۰) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خرید و فروخت میں زیادہ قسمیں نہ کھایا کرو (اگرچہ سچی ہی کیوں نہ ہوں) کیونکہ قسمیں سودا تو بکوا دیتی ہیں مگر مال بے برکت ہو جاتا ہے۔ (مشکوۃ المصابیح ص:۲۴۳، از مسلم)

دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاجروں کو خطاب کر کے فرمایا: اے تاجرو! بلاشبہ اس خرید و فروخت میں بے جا باتیں اور قسمیں

آجاتی ہیں، لہٰذا تم صدقہ دے کر (اس میں خیر کی) ملاوٹ کر دیا کرو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۴۳، از ابوداؤد، ترمذی)

(۱۲۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے جوانو! تم میں جس کو نکاح کا مقدور ہو اسے چاہئے کہ شادی کر لے، کیونکہ شادی کر لینے سے آنکھیں بند رہتی ہیں (غیر محرم پر نہیں پڑتی ہیں) اور شرم گاہ پاک رہتی ہے (یعنی گناہ کے موقعوں میں استعمال کرنے سے اسے بچا سکتے ہو) اور جس کو شادی کرنے کا مقدور نہ ہو اس کو چاہئے کہ روزے رکھے کیونکہ روزوں سے اس کی شہوت میں جوش نہیں رہے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۶۷، از بخاری و مسلم)

(۱۲۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (دنیا کے رواج میں) عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے:-

۱- اس کے مال دار ہونے کی وجہ سے، ۲- اس کے صاحب عزت ہونے کی وجہ سے (نسبی عزت یا اور کسی طرح کی)، ۳- اس کی خوبصورتی کی وجہ سے، ۴- اس کے دین دار ہونے کی وجہ سے۔

لہٰذا تو دین دار عورت حاصل کر کے کامیابی حاصل کر، خدا تیرا بھلا کرے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۶۷، از بخاری و مسلم)

(۱۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب (تمہاری بیٹی یا خاندان کی اور کسی لڑکی کے

ساتھ نکاح کرنے کے لئے) کوئی ایسا شخص تمہارے پاس پیغام بھیجے جس کی دینی زندگی اور اخلاق تم کو پسند ہوں تو اس سے نکاح کر دیا کرو، اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں بڑا فتنہ ہو گا اور (لمبا) چوڑا فساد ہو جائے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۲۶۷، از ترمذی)

(۳۴) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محبت والی عورتوں اور ایسی عورتوں سے شادی کرو جن کے اولاد بہت ہوتی ہو، کیونکہ میں (قیامت کے روز) دوسری امتوں کے مقابلے میں تم کو پیش کرکے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ (عورت کے خاندان کی عورتوں کے احوال سے کثیر الاولاد ہونے کا اندازہ ہو سکتا ہے)۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۲۶۷، از ابوداؤد ونسائی)

(۳۵) حضرت معاویہ القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! ہم پر ہماری بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو کھائے تو اسے بھی کھلا، اور جب تو پہنے تو اسے بھی پہنا، اور (کسی ضرورت سے باجازت شریعت اگر اسے سزا دینا ہو تو) چہرے پر مت مار، اور گالی گفتار سے پیش نہ آ، اور (مصلحۃً اگر اس سے بول چال بند کرنا ہو تو) گھر میں اس سے کلام ترک کرلے (یعنی اسے گھر سے باہر نہ نکال اور نہ خود گھر میں آنا بند کر)۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۲۸۱، از احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

(۳۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت قبول کرلو، کیونکہ عورتیں پسلی سے پیدا کی گئی ہیں، اور بلاشبہ پسلی کے اُوپر کا حصہ بہت زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے، سو اگر تم اس کو سیدھی کرنے لگو گے تو توڑ دو گے اور وہ یوں ٹیڑھی ہی رہے گی، لہٰذا تم عورتوں کے بارے میں میری وصیت قبول کرلو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۲۸۰، از بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ عورت کے مزاج میں کجی اور ٹیڑھا پن ہے، جسے روزانہ ہم دیکھتے رہتے ہیں، اور ان کا یہ فطری ٹیڑھا پن دُور کرنے لگو گے تو ٹیڑھا پن دُور نہیں ہوگا، نتیجہ یہ ہوگا کہ توڑ دو گے، یعنی طلاق دے دو گے، اور طلاق بُری چیز ہے جیسا کہ دُوسری حدیثوں میں آیا ہے۔

لہٰذا عورت سے نباہ کرنا ضروری ہے اور نباہ صرف اسی طرح ہوسکتا ہے کہ اس کے ٹیڑھے پن پر صبر کرتے رہو۔

(۱۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ اے علی! اپنی ران نہ ظاہر کرو اور کسی زندہ یا مردہ کی ران کی طرف مت دیکھو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۲۶۹، از ابوداؤد، ابن ماجہ)

(۱۲۵) حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ اے علی! (جب نامحرم پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹالے) پہلی نظر کے بعد دُوسری نظر کو باقی نہ رکھ، کیونکہ پہلی نظر (جو بلااختیار پڑے گی) وہ تو معاف ہے اور دُوسری معاف نہیں ہے (اس پر پکڑ ہے)۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۲۶۹، از احمد، ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

(۳۹) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نامحرم عورتوں کے پاس نہ آیا جایا کرو، یہ سن کر ایک صاحب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! عورت کے سسرال کے مرد (دیور، جیٹھ، نندوئی وغیرہ) اگر آجائیں تو اس کا کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سسرال کا مرد تو موت ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۲۶۸، از بخاری و مسلم)

یعنی سسرال کے مردوں سے تو اور بھی زیادہ بچنے اور پردہ کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ سسرال کے مرد موت کے مشابہ ہیں، اگر ان سے پردہ کرنے میں بے احتیاطی برتی تو چونکہ وہ اپنے ہی آدمی سمجھے جاتے ہیں اس لئے کل کے ہوتے آج ہی وہ فتنے ظاہر ہو جائیں گے جن کے روکنے کے لئے پردہ قائم کیا گیا ہے۔

ان حدیثوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پردہ کرنا عورت ہی کے ذمے نہیں ہے، بلکہ مردوں کو بھی اس کا حکم ہے کہ غیر عورتوں کو نہ دیکھیں اور بے پردگی کا موقع نہ دیں، اور نہ ایسے کمرے میں جائیں جس میں غیر عورت ہو۔

(۴۰) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مرد اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لئے بلائے تو بیوی کو چاہئے کہ فوراً آجائے اگرچہ تنور (یا چولہے) پر (روٹی پکا رہی) ہو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۲۸۱، از ترمذی)

(۴۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے،

حتی کہ (اس جگہ) اس کا نکاح ہو جائے یا وہ (وہاں) نکاح کرنے کا ارادہ چھوڑ دے۔ (مشکوۃ المصابیح ص: ۲۷۱، از بخاری و مسلم)

دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے، اور اس کی منگنی پر منگنی نہ کرے، ہاں اگر اجازت دیدے تو درست ہے۔ (مشکوۃ المصابیح ص: ۲۴۷، از مسلم)

(۱۳۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسے یہ خوشی ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن پریشانیوں سے نجات دے تو چاہئے کہ (اپنے) تنگ دست قرض دار کو مہلت دیدے یا قرض چھوڑ دے یعنی معاف کردے۔ (مشکوۃ المصابیح ص: ۲۵۱، از مسلم)

(۱۳۲) حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تولنے والے سے فرمایا جو مزدوری پر تول رہا تھا کہ جھکا کر تول۔ (مشکوۃ المصابیح ص: ۲۵۳، از احمد، ابو داؤد، ترمذی)

(۱۳۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جتنا بھی ہو سکے اللہ سے ڈر، اور ہر پتھر اور ہر درخت کے پاس اللہ کا ذکر کر، اور جب تو کوئی گناہ کرے تو اس سے توبہ کر، پوشیدہ گناہوں کی پوشیدہ توبہ کر اور جو گناہ علانیہ کیا ہو اس کی توبہ علانیہ کر۔ (الترغیب والترہیب ج: ۳، ص: ۹۳، از طبرانی)

(۱۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد کرو، غنیمت حاصل ہوگی، روزے رکھو، تندرست

رہو گے، سفر کرو، مال دار ہو جاؤ گے۔ (الترغیب والترہیب ج:۳ ص:۸۳، از طبرانی)

(۳۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ کے حضور میں توبہ کرلو، اور اس سے پہلے کہ (دُنیا کے) کاموں میں لگو نیک کاموں کے کرنے میں جلدی کرلو، (یعنی مشغولیت ہوتی رہتی ہے، دُنیا کے مشاغل سے جتنی بھی فرصت پاؤ نیک اعمال میں کوتاہی نہ کرو) اور ذکر اللہ کی کثرت کرکے اس تعلق کو جوڑے رکھو جو تمہارے اور تمہارے رَبّ کے درمیان ہے، اور اسی تعلق کو قائم کرنے کے لئے پوشیدہ اور علانیہ صدقہ بھی کثرت سے کرو، تم کو رزق ملے گا اور تمہاری مدد ہوگی اور تمہارے نقصانات کا بدلہ عنایت کیا جائے گا۔

(الترغیب والترہیب ج:۲ ص:۲۵۲)

(۳۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے تین روز پہلے فرمایا کہ تم ضرور اس حال میں مرنا کہ اللہ عزّ وجلّ سے تمہارا گمان اچھا ہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۱۳۹ از مسلم)

دُوسری حدیث شریف میں ہے کہ اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں، لہٰذا بندوں کو چاہئے کہ اپنے بارے میں اللہ سے اچھا گمان رکھیں، اس کی مغفرت اور جنت کی اُمید رکھیں اور یہ سمجھیں کہ وہ مغفرت فرمائے گا اور جنت نصیب فرمائے گا، خدائے تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان نہ رکھنا ایک طرح کی رحمت سے نااُمیدی ہے جو اس کے یہاں بڑا جرم ہے، قرآن شریف میں آیا ہے کہ اللہ کی رحمت سے گمراہ لوگ ہی نااُمید ہوتے

ہیں، مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ اللہ سے نڈر ہو جاوے، ایمان والوں کا خاصہ یہ ہے کہ ڈرتے بھی رہیں اور اُمید بھی باندھے رہیں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں یہی ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ سے اچھا گمان رکھو، اور اس گمان کو موت تک باقی رکھو، حتیٰ کہ جب موت آئے تو اللہ تعالیٰ سے تمہارا اچھا گمان ہو۔

(۱۲۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مریضوں کی عیادت کرو اور جنازوں کے ساتھ جاؤ، اس سے تم کو آخرت یاد رہے گی۔

(الترغیب والترہیب ج:۴ ص:۳۱۸، از احمد، بزار، ابن حبان)

(۱۲۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تو مریض کے پاس جائے تو اس سے کہہ کہ تیرے لئے دُعا کرے، کیونکہ اس کی دُعا فرشتوں کی دُعا کی طرح ہے۔

(الترغیب والترہیب ج:۴ ص:۳۶۴، از ابن ماجہ)

(۱۳۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مردوں کی خوبیاں ذکر کیا کرو، اور ان کی بُرائیوں کو ذکر میں مت لاؤ۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۱۴۷، از ابوداؤد و ترمذی)

دُوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مریض یا میت کے پاس جاؤ تو (اس کے حق میں) خیر کا ذکر کرو، کیونکہ فرشتے تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۱۴۰، از مسلم)

بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مُردوں کو بُرا نہ کہو، کیونکہ انہوں نے جو عمل آگے بھیجے ان کے (نتیجے کی طرف) وہ پہنچ چکے، (اب تمہیں ان کے بُرا کہنے سے کیا فائدہ؟)۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۱۴۵)

(۱۲۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (گناہ کرکے) شرمندہ ہونے والا (اللہ سے) رحمت کا اُمیدوار ہوتا ہے اور (اپنے اعمال پر نظر کرکے) اِترانے والا اللہ کے غصے کا انتظار کرتا ہے۔

اس کے بعد فرمایا: اللہ کے بندو! یہ سمجھ لو کہ بلاشبہ ہر عمل کرنے والا عنقریب اپنے عمل کے پاس (آخرت میں) پہنچ جائے گا، اور دُنیا سے کوئی اپنے عمل کی خوبی یا بُرائی کو دیکھے بغیر نہ نکلے گا۔

پھر فرمایا: اور اعمال کا مدار خاتموں پر ہے، رات اور دن دونوں سواریاں ہیں، لہٰذا ان پر سوار ہوکر آخرت کی طرف خوبی کے ساتھ چلو اور آخرت کے اعمال کو کل پر رکھنے سے بچو کیونکہ موت ایک دم (اچانک) آجائے گی، اور تم میں سے کوئی اللہ عزوجل کے حلم (بُردباری) سے دھوکا نہ کھائے (کہ اس کی بُردباری کو دیکھ کر گناہ کرتا رہے، بلکہ ہر وقت عملِ خیر میں لگا رہے) کیونکہ جنت تم سے اس سے زیادہ قریب ہے جتنا جوتے کا تسمہ تم سے قریب ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی:-

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ (الزلزال)

ترجمہ:۔ جس نے ذرہ برابر نیکی کی، وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ برابر برائی کی وہ اسے دیکھ لے گا۔

(ترغیب)

(۳۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ دُنیا میٹھی اور سبز ہے اور بلاشبہ اللہ نے تم کو اس میں خلیفہ بنایا ہے، لہٰذا وہ دیکھے گا کہ تم (اس میں) کیسے عمل کرتے ہو، سو (تم دُنیا سے دل نہ لگاؤ بلکہ) دُنیا سے بچو، اور (خصوصاً) عورتوں سے بچو (یعنی ان کی باتوں میں آکر اللہ کی نافرمانیوں میں مت لگ جاؤ) کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں میں ہوا تھا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۶۷، از مسلم)

ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں چھوڑا جو مردوں کو ضرر پہنچانے والا ہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۶۷، از بخاری، مسلم)

(۳۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، سو اب قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ قبروں کی زیارت سے دُنیا کی بے رغبتی حاصل ہوتی ہے اور آخرت یاد آتی ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۵۴، از ابن ماجہ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبروں کی زیارت عبرت حاصل کرنے اور آخرت یاد آنے اور دُنیا سے بے رغبت ہونے کے لئے ہے، لیکن آج کل قبروں کی زیارت کے نام سے قبروں پر میلے لگائے جاتے ہیں، اور ان دھندوں میں پڑکر آخرت کو بھی بھول جاتے ہیں، اور (قوالی سن کر) نفس کو خوب مزا دے کر دُنیا میں دل لگاتے ہیں، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

(۳۴) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ کر اور گن گن کر مت رکھو، ورنہ اللہ بھی تجھے شمار کر کے دے گا، (یعنی تھوڑا دے گا، اور اگر خوب خرچ کرے گی تو خوب دے گا، مگر گناہوں میں خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے، جس قدر ہو آخرت کے لئے خرچ کرے) پھر فرمایا: اور بند لگا کر مت رکھ، ورنہ اللہ تعالیٰ بھی اپنی بخشش روک لے گا، جس قدر بھی تھوڑا بہت ہو سکے خرچ کر۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۱۶۸، از بخاری و مسلم)

دُوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے ابنِ آدم! دُوسروں پر خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۱۶۴، از بخاری و مسلم)

(۳۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہود و نصاریٰ (اور اسی طرح دُوسرے کافروں) کو سلام نہ کیا کرو، اور جب تم ان میں سے کسی کو راستے میں مل جاؤ تو ان کو تنگ راستے کی طرف مجبور کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۳۹۸، از مسلم)

کافر، اللہ کے نزدیک ذلیل ہے، اسی لئے کافر کو سلام کرنے سے منع فرمایا، کافر کو تنگ راستے کی طرف مجبور کرو، یعنی کشادہ اور کھلے ہوئے راستے میں تم چلو اور تنگی کی طرف اور نالے کی طرف اس کو راستہ دو۔

(۳۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مؤمن اور ایمان کی مثال ایسی ہے جیسے گھوڑا اپنے کھونٹے کے پاس ٹھہر جاتا ہے، اسی طرح مؤمن کا حال ہے کہ وہ غفلت سے کوئی گناہ کر لیتا ہے، پھر (اس کے بعد) ایمان کی طرف واپس آجاتا ہے، (اور توبہ و استغفار سے گناہ دھلواتا ہے) لہٰذا تم اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلایا کرو اور مؤمنوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو (تاکہ وہ اس کے ذریعے ایمان کے کام کریں)۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۴۲۹ از بیہقی فی شعب الایمان و ابو نعیم فی الحلیۃ)

(۳۷) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک (بہت بڑا) پیالہ تھا جسے چار آدمی اٹھاتے تھے اس کو غراء کہتے تھے (ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ) جب چاشت کا وقت ہوا اور حضرات صحابہؓ نے چاشت کے نفل پڑھ لئے تو وہ پیالہ لایا گیا جس میں اس وقت ثرید (یعنی روٹی کے ٹکڑوں کو شوربے میں ڈال کر بنایا ہوا کھانا) تھا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہؓ مجتمع ہوکر اس میں سے کھانے لگے۔

جب کھانے والے زیادہ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جگہ نکالنے کے لئے) دو زانو بیٹھ گئے (جیسا کہ نماز میں بیٹھتے ہیں)، یہ دیکھ کر ایک دیہات کے رہنے والے شخص نے پوچھا: آپ اس طرح کیوں بیٹھے؟ آپ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ مجھے اللہ نے کریم بندہ بنایا ہے اور متکبر سرکش نہیں بنایا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے کناروں سے کھاؤ اور اس کا بیچ کا حصہ چھوڑے رکھو، ایسا کرنے سے اس میں برکت ہوگی۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۶۹، از ابوداؤد)

(۱۲۸) وحشی بن حرب (تابعی) رحمہ اللہ اپنے باپ دادا کے واسطے سے روایت کرتے ہیں اور ان کے باپ اپنے والد کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بلاشبہ ہم کھاتے ہیں مگر پیٹ نہیں بھرتا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہوگے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: جی (ہم تو ایسا کرتے ہیں)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مل کر کھانا کھاؤ اللہ کا نام لے کر (یعنی بسم اللہ پڑھ کر) کھاؤ ایسا کرنے سے تمہارے کھانے میں برکت ہوگی۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۶۹، از ابوداؤد احمد ترمذی نسائی)

(۱۲۹) حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد ہے کہ جو چیز تجھے کھٹکے میں ڈالے اس کو چھوڑ کر اس کو اختیار کرلے جس میں کھٹکا نہ ہو، کیونکہ جو چیز ٹھیک ہوتی ہے اس سے دل کو اطمینان ہوتا ہے، اور جو نادرست ہوتی ہے وہ دل میں کھٹکتی ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۴۲، از احمد ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ جب تیرا دل کسی چیز کے بارے میں کھٹکے اور اس کو حلال ماننے سے رکے اور کھٹکے تو اس کو چھوڑ دے، اسی طرح جب کسی کام کے

کرنے کا ارادہ ہو مگر دل اسے قبول نہ کرتا ہو اور اس کام کے گناہ ہونے کا اندیشہ اور خطرہ ہو تو اسے نہ کرو، کیونکہ اگر اس میں گناہ نہ ہوتا تو دل کو اطمینان ہوتا اور سینے میں کھٹک نہ ہوتی۔

ایک حدیث میں ہے کہ جب ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! گناہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جو چیز تمہارے دل میں کھٹکے اسے چھوڑ دو۔ (مشکوۃ المصابیح ص:۱۶، از احمد)

یعنی کسی کام سے بچنے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ دل میں کھٹکے، اور اس کے کرنے کو بشاشت سے دل گوارا نہ کرے، یہ سچے مؤمن کا حال ہے، بشرطیکہ دل کو گناہوں کی سیاہی سے برباد نہ کر دیا ہو۔

(۵۱) حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر تھوڑی دور ساتھ لے چلے اور پھر ارشاد فرمایا:۔

اے معاذ! میں تجھے اللہ سے ڈرنے اور سچ بولنے اور عہد پورا کرنے اور خیانت سے بچنے کی وصیت کرتا ہوں۔

اور یہ وصیت بھی کرتا ہوں کہ یتیم پر رحم کیا کر، اور پڑوس کی حفاظت کیا کر غصے کو پیا کر، بات نرمی سے کیا کر، سب مسلمانوں کو سلام کیا کرو، امام (یعنی مسلمانوں) کے ساتھ لگا رہ (یعنی ان کا ساتھ نہ چھوڑ)، قرآن شریف کی سمجھ حاصل کر، آخرت سے محبت کر، حساب (آخرت) سے گھبرایا کر، دنیا کی اُمیدیں کم کر اور اچھے عمل کر۔

مزید فرمایا:۔

اے معاذ! میں تجھے اس سے منع کرتا ہوں کہ تو کسی مسلمان کو گالی دے یا کسی جھوٹے کو سچا بتادے، یا کسی سچے کو جھوٹا بتادے، یا مسلمانوں کے منصف امیر کی نافرمانی کرے، یا یہ کہ زمین میں فساد کرے۔

پھر فرمایا کہ اے معاذ! تو اللہ کو یاد کر، ہر درخت اور پتھر کے پاس، اور جب بھی کوئی گناہ ہو جائے توبہ کر، پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ، اور علانیہ گناہ کی علانیہ توبہ کر۔ (الترغیب والترہیب ج:۳ ص:۱۰۷، از بیہقی فی کتاب الزہد)

ولقد تمت هذه الرسالة بتوفيق الله المالك العلام، والحمد لله على التمام وحسن الختام، والصلوة والسلام على رسوله محمد سيد الانام، وعلى آله وصحبه وعلى من تبعهم باحسان الى يوم القيامة۔









مکتبہ معارف القرآن کراچی

(Quranic Studies Publishers)

www.quranicpublishers.com